سوال

(924)نابینا کے سامنے پردہ نہ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا عورت کےلیے جائز ہے کہ کسی نابینا کے سامنے اپنا چہرہ کھول لے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر کوئی مرد نظر سے معذور ہو تو جائز ہے کہ عورت اس کے سامنے اپنا چہرہ کھول لے۔ صحیح مسلم میں سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا تھا، جبکہ انہیں طلاق ہوگئی تھی:

اعتدی عند ابن مکتوم فانہ رجل اعمی تضعین ثیابک فلا یراک

''ابن ام مکتوم کے احاطے میں اپنی عدت کے دن پورے کر لو، بلاشبہ وہ نابینا آدمی ہے، اگر تم کسی وقت اپنا کپڑا اتار بھی لوں گی تو وہ تمہیں دیکھ نہیں سکے گا۔'' (صحیح مسلم، کتاب الطلاق، باب المطلقة ثلاثا لا نفقة لھا، حدیث: 1480 وسنن ابی داود، کتاب الطلاق، باب فی نفقة المبتوتہ، حدیث: 2284 وسنن النسائی، کتاب النکاح، باب اذا استشارت المراۃ رجلا فیمن یخطبھا، حدیث: 3245 ومسند احمد بن حنبل: 412/6، حدیث: 27368) حدیث میں (فلا یراک) کے بجائے (لم یرک) ہے۔

صحیحین میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انما جعل الاستیذان من اجل النظر

''کسی کے گھر جانے کےلیے اجازت لینا اسی غرض سے ہے کہ نظر نہ پڑے۔''

اور نبہان کی وہ روایت جو وہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ سیدہ ام سلمہ اور سیدہ میمونہ رضی اللہ عنھن آپ کے پاس تھیں، تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ ان سے پردہ کر لو تو انہوں نے کہا: یہ تو نابینا ہے، ہمیں نہیں دیکھ سکتا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

افعمیاوان انتما، الستما تبصرانہ

''تو کیا تم بھی نابینا ہو؟ کیا تم اسے نہیں دیکھ رہی ہو؟'' (سنن ابی داود، کتاب اللباس، باب فی قولہ تعالی وقل للمومنات یغضضن من ابصارھن، حدیث: 4112سنن الترمذی، کتاب الادب، باب احتجاب النساء من الرجال، حدیث: 2778۔)

تو یہ حدیث اپنے شذوذ اور دیگر صحیح احادیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اگرچہ امام ترمذی رحمہ اللہ علیہ نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔

اصول حدیث کا یہ قاعدہ ہے کہ جب کوئی حدیث سند کے اعتبار سے صحیح ہو مگر دیگر زیادہ صحیح احادیث کے خلاف ہو تو اسے شاذ اور ضعیف قرار دیتے ہیں اور اس پر عمل نہیں کیا جاتا۔ چونکہ صحیح حدیث کی شرط یہ ہے کہ وہ شاذ نہ ہو (یعنی دیگر صحیح احادیث کے مقابلہ میں منفرد اور اکیلی نہ ہو)، تو نبہان کی مذکورہ حدیث اگر صحیح بھی سمجھی جائے تو شاذ ہے۔ اس کے علاوہ اس میں ایک اور علت بھی ہے کہ مذکورہ راوی نبہان کو قابل اعتماد ائمہ جرح و تعدیل نے ثقہ (قابل اعتماد) نہیں سمجھا اور وہ قلیل الروایہ بھی ہے۔ تو اس قسم کی روایت میں اس پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔

اور بعض اہل علم نے اس شدت (حجاب) کو امہات المومنین سے خاص کرنے کی کوشش کی ہے، مگر یہ بات درست نہیں کیونکہ خصوصیت کے لیے کوئی دلیل ہونی چاہئے جو ہمارے پاس نہیں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 653

محدث فتویٰ